"حلالہ" کی اصطلاح اور قرآن و حدیث سے حلالہ کا ثبوت

سوال

السلام علیکم، حلالہ کروانا کس حدیث میں لکھا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پلیز وضاحت فرمائیں۔جزاک اللہ خیر

جواب

واضح رہے کہ "حلالہ" کوئی شرعی اور منصوصی اصطلاح نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد دوسرا نکاح کرنا لیا جاتا ہے،دوسرا نکاح کرنے کو عامۃ الناس "حلالہ" کہتے ہیں، چناچہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کسی کو تین طلاق ہو جائیں، تو جب تک کسی اور مرد سے دوسرا نکاح نہ کرے اور اس کے ساتھ حقوق زوجیت ادا نہ کی جائے، پھر وہ طلاق دے یا مر جائے، پھر عورت عدت گزارے، اس کے بعد وہ عورت پہلے شوہر سے شادی کر سکتی ہے۔
چناچہ اس بارے میں حکم قرآن و حدیث میں واضح طور پر آیا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت اور حدیث میں مذکور ہے۔

ولمافی التنزيل العزيز:
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَه".
(سورة البقرة)

ترجمہ: پھر اگر شوہر (تیسری) طلاق دیدے تو وہ (مغلظہ عورت) اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی، جب تک وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے.

وفی الصحيح البخاری:
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ ، أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي ، فَبَتَّ طَلَاقِي ، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ ، لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

ترجمہ:

مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی اور طلاقیں بھی تین دیں، پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی وہ نامرد ہیں) ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔ (کتاب الطلاق، باب من اجاز طلاق الثلاث، رقم الحدیث:5260، ج:3/412، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دلائل:

وفی تفسیر روح المعانی:

"فإن طلقہا“ متعلقا بقولہ سبحانہ ”الطلاق مرتان“ ...... فلاتحل لہ من بعد“ أي من بعد ذلک التطلیق ”حتی تنکح زوجاً غیرہ“ أي تتزوج زوجا غیرہ ویجامعہا".

(روح المعاني، سورة البقرة)

وفی أحکام القرآن:

"قولہ تعالیٰ: ”فإن طلقہافلاتحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ“ منتظم لمعان: منہا تحریمہا علی المطلق ثلاثا حتی تنکح زوجا غیرہ، مفید في شرط ارتفاع التحریم الواقع بالطلاق الثلاث العقد والوطء جمیعا".

(أحکام القرآن للجصاص، سورة البقرة، إیقاع الطلاق الثلاث معا)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

دارالافتاء الاخلاص، کراچی

http://AlikhlasOnline.com

فتوی نمبر: 2321

دار الافتاء الاخلاص کراچی